Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۲۹۶

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۷ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ / ۲۹ اخاء ۱۳۵۸ہش / ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۴۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ضروری اعلان

عیدالاضحیٰ یکم نومبر بروز جمعرات ہوگی۔ نماز عید کا وقت ۸.۳۰ بجے مقرر ہوا ہے۔ احباب وقت مقررہ پر نماز عید کے لئے مسجد اقصیٰ پہنچ جائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

آئندہ دس سال کے اندر اندر

ہر بچہ قاعدہ یسرنا القرآن جانتا ہو	قرآن ناظرہ جاننے والے ترجمہ اور تفسیر سیکھیں	ہر بچہ کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے	احمدی اسلامی اخلاق کی حسین تعلیم پر قائم ہوں

غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طرف سے ایک خاص پروگرام کا اعلان

سچے مومن کی نو قرآنی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی نہایت پُراثر تلقین

انصار اللہ کے ۲۲ ویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے حضور کا ولولہ انگیز اور ایمان افروز خطاب

ربوہ ۲۸ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے لئے جس کے شروع ہونے میں صرف دس سال باقی رہ گئے ایک نہایت اہم اور تاریخی پروگرام کا اعلان فرمایا ہے۔ یہ پروگرام علوم روحانی سے بہرہ ور ہونے، علوم دنیوی حاصل کرنے اور اسلام کی اخلاقی تعلیم پر عمل کرنے کا پروگرام ہے جس پر آئندہ دس سال کے دوران عمل ہوگا۔ اس کے مطابق حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلا استثنا ہر احمدی بچہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھے۔ جو احباب قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں وہ ترجمہ سیکھیں اور جو ترجمہ جانتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ وہ تفسیر سیکھیں جو خود اللہ تعالیٰ نے نبی پاک کو سکھائی اور وہ تفسیر بھی سیکھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور اور بصیرت و معرفت کے زیر سایہ خود کی۔ اس کے علاوہ ہر احمدی بچہ کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے اور غیر معمولی ذہانت اور اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل طلباء کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق مزید اعلیٰ تعلیم دلانا جماعت کی ذمہ داری ہوگی۔ اس پروگرام کی آخری شق حضور نے یہ بیان فرمائی کہ سب احمدی اسلام کی حسین اخلاقی تعلیم پر قائم ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ پُرشوکت اور ولولہ انگیز اعلان آج یہاں دوپہر کو مجلس انصار اللہ کے ۲۲ ویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کا آغاز سورۂ انفال کی پانچویں آیت کی پُرحکمت تفسیر سے کیا اور اس سے استنباط کرتے ہوئے سچے مومنوں کی نو صفات بیان کیں اور فرمایا کہ جب ہم ان آیات پر غور کرتے ہیں اور یہ صفات اپنے سامنے رکھتے ہیں تو ہمارے سامنے جماعت احمدیہ کا اور اس کی ذیلی تنظیموں کا پروگرام آجاتا ہے جس کا میں ابھی اعلان کروں گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس اعلان سے قبل میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری جماعتی زندگی کے سو سال پورے ہونے میں قریباً دس سال باقی ہیں اور میرے اس پروگرام کا تعلق انہی دس سالوں سے ہے۔

حضور نے اپنے تاریخی پروگرام کی شق وار وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پروگرام کا پہلا حصہ علوم روحانی کا سیکھنا ہے۔ اس کے لئے ہر احمدی بچہ خواہ وہ شہر میں رہنے والا ہو یا دیہات میں، خواہ وہ بڑی جماعتوں کا طفل ہو، خواہ وہ ایسے خاندان سے تعلق رکھنے والا ہو جہاں ہر ایک ہی خاندان احمدی ہو اسے جتنی جلدی ممکن ہو سکے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا دیا جائے۔

حضور نے اس پروگرام کی دوسری شق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عمر کے لحاظ سے ہر طفل، ہر خادم، ہر نیا احمدی، ہر پرانا غافل احمدی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف متوجہ ہو اور اس پروگرام کے اس حصے کی تیسری شق یہ بیان فرمائی کہ جو افراد قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں وہ قرآن کریم کے معانی کی تفسیر پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ جب ہم نے یہ کہا ہے کہ ایک سچا مومن اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرتا ہے تو جو شخص یہ جانتا ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کیا حکم دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کیسے کر سکے گا۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ معلّم حقیقی اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تفسیر خود سکھائی ہمیں اس کا علم ہو۔ اس لئے جماعت احمدیہ میں کثرت سے ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو کتب حدیث

(باقی صفحہ ۸ پر)

جھلکیاں

- لاؤڈ سپیکر نہ ہونے کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ کے پُرحکمت کلمات سارے مجمع تک پہنچانے کی سعادت مکرم صالح محمد خان صاحب سابق مبلغ ماریشس کے حصے میں آئی جنہوں نے نہایت حسن و خوبی سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاریخی پروگرام باآواز بلند احباب تک پہنچایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔
- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گیارہ بج کر اٹھائیس منٹ پر مقام اجتماع یعنی احاطہ انصار اللہ میں تشریف لائے اور ایک بجنے میں دس منٹ پر حضور واپس تشریف لے گئے۔
- حضور ایدہ اللہ کا تاریخی خطاب گیارہ بج کر پچپن منٹ پر شروع ہوا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ
۲۹ اخاء ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حج بیت اللہ کی عظمت و اہمیت اور عظیم الشان برکات

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی دو خاص علامتیں یہ بیان فرمائی ہیں کہ ایک تو وہ صرف اور صرف خدا سے ڈرتے ہیں دوسرے وہ سب سے زیادہ محبت بھی اُسی سے کرتے ہیں۔ اسی ذاتِ واحد کی انتہائی خشیت اور انتہائی محبت کے نتیجہ میں ان کی عبودیت اپنے کو پہنچتی ہے اور وہ اس کے حقیقی عبد شمار کئے جانے کے قابل بنتے ہیں۔ جہاں تک مومنوں کے خشیت الٰہی سے پُر رہنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ (الرعد آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اور (حقیقی مومن) اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بُرے (انجام والے) حساب سے خوفزدہ رہتے ہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا کہ خشیت الٰہی کے زیر اثر ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کے چمڑے اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف جھک جاتے ہیں (الزمر آیت ۲۴) الغرض خشیت الٰہی حقیقی مومنوں کی ایک بنیادی صفت ہے۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ انتہائی شدید محبت کرنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ مومنوں کی اس خاص صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (البقرہ آیت ۱۶۶)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔

مومنوں کی عبودیت کو کمال تک پہنچانے والی ان دو صفات یعنی انتہائی خشیت اور انتہائی محبت کی بنیادی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے دو عبادتیں ایسی مقرر کی ہیں کہ ان میں سے ایک انتہائی خشیت کی آئینہ دار ہے اور دوسری انتہائی محبت اور عشق کی آئینہ دار اور وہ ہیں علی الترتیب نماز اور حج۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دونوں عبادتوں کی اصل روح کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"عبادت کے دو حصے ہیں ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے اور اس کی روح گداز ہو کر الوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اس میں پیدا ہو جاتا ہے دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے..... اسلام نے ان دونوں حقوق کو پورا کرنے کے لئے ایک صورت **نماز** کی رکھی جس میں خدا کے خوف کا پہلو رکھا ہے۔ اور محبت کی حالت کے اظہار کے لئے **حج** رکھا ہے......

حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدّت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے کپڑوں کا سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا..... یہ نمونہ جو انتہائے محبت کے لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے، دوڑتے ہیں محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے۔ پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔ اسلام نے پورے طور پر ان حقوق کی تکمیل کی تعلیم دی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۹)

الغرض حج تعشق باللہ کی آئینہ دار رفیع الشان عبادت ہے اور اسے بعض شرائط کے ساتھ زندگی میں کم از کم ایک بار اس لئے ہی فرض کیا گیا ہے کہ انسان تعلق باللہ میں سلوک کے آخری مرحلہ کے طور پر ذات باری کے ساتھ اپنے محبت و عشق کے جذبہ کا عملی رنگ میں اظہار کر کے اپنی عبودیت کو کمال تک پہنچا سکے۔ حج کی اس بنیادی اہمیت اور انقلاب انگیز تاثیر کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو جو حج بیت اللہ کی اس اہمیت کا منکر ہو بہت خطرناک وعید سے ڈرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حج کی مشروط فرضیت اور اس کی اہمیت اور انقلاب انگیز تاثیر کے منکر کو دی جانے والی وعید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (آل عمران آیت ۹۸)

ترجمہ:۔ یقیناً سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے فائدہ کے لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا مقام اور موجب ہدایت ہے۔ اس میں کئی روشن نشانات ہیں۔ (وہ) ابراہیم کی قیام گاہ ہے جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آجاتا ہے۔ اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں (یعنی) ہر وہ شخص جو بھی اس تک جانے کی توفیق پائے۔ اور جو انکار کرے تو (وہ یاد رکھے کہ) اللہ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

اس آیہ کریمہ میں خانہ کعبہ کی عظمت و اہمیت عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات پر اور ہر اُس شخص کے لئے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں آباد ہو اور جو اس تک جانے کی استطاعت اور راہ پا سکے حج بیت اللہ کی فرضیت پر نہایت اختصار لیکن کمال جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے اور آخر میں یہ کہہ کر کہ جو شخص بھی خانہ کعبہ کی عظمت و اہمیت، عظیم الشان برکات، انقلاب انگیز تاثیرات اور حج بیت اللہ کی فرضیت کا انکار کرے وہ یاد رکھے کہ اللہ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے، خبردار فرما دیا کہ ایسے منکروں کا انجام کبھی اچھا نہیں ہو سکتا۔ وہ جناب الٰہی میں کبھی مقبولیت کا درجہ نہیں پا سکتے۔ البتہ وہ لوگ جو گوناگوں وجوہات کی بناء پر بیت اللہ تک جانے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں اور وہاں جانے کی راہ نہ پا سکیں ان پر کوئی الزام نہیں ہے۔ وہ ان لوگوں میں شمار ہوں گے جنہوں نے خلوص نیت کے ساتھ یہ فریضہ ادا کر دکھایا ہو اور وہ مقبولیت کے شرف سے نوازے گئے ہوں۔

جہاں خدا تعالیٰ نے حج بیت اللہ کی فرضیت اور اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات کے منکروں کو بُرے انجام سے ڈرایا وہاں ان لوگوں کے حق میں بھی سخت وعید نازل فرمائی جو اُس گھر کی زیارت کی راہ میں جسے اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں اور روئے زمین کے تمام انسانوں کے لئے موجب برکت و ہدایت بنایا ہے روک بن کر کھڑے ہوئے اور ان لوگوں کو جو عشق الٰہی کے رنگ میں رنگین ہو کر کمال درجہ عقیدت کی راہ سے حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کرنا چاہتے تھے اس تک نہ پہنچنے دیا۔ چنانچہ جب قریش مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قدسی صفات صحابہؓ کے لئے فریضہ حج ادا کرنے کی راہ میں رکاوٹیں ڈالیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل پر انتہائی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (الانفال آیت ۳۵)

ترجمہ:۔ اور ان کو کیا (مقام حاصل) ہے جس کی وجہ سے کہ باوجود اس کے کہ وہ عزت والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ) سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اللہ ان کو عذاب نہیں دے گا۔

الغرض حج بیت اللہ جسے تعشق باللہ کی آئینہ دار رفیع الشان عبادت کا مقام حاصل ہے کی عظمت و اہمیت، عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات کا اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے اور جہاں اس کے منکروں کو بُرے انجام کی خطرناک وعید سے ڈرایا ہے وہاں ایسے لوگوں کو بھی جو کمال درجہ عشق کے جذبہ سے سرشار ہو کر محبت و عقیدت کی راہ سے آنے والوں کو مسجد الحرام تک (بقیہ صک پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ربوہ

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے رہنے والے تھے۔ آپ کی تین بیویاں تھیں۔ سارہ۔ ہاجرہ اور قطورا۔ حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے اور حضرت اسحاق علیہ السلام سارہ کے بیٹے تھے۔ یہ دونوں لڑکے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خاص دعاؤں کے نتیجہ میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر یوں ہوا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ
اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ
اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ
(ابراہیم ۴۰)

ہر تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے۔
جس نے بڑھاپے کے باوجود
مجھے اسمٰعیل اور اسحاق عطا کئے
میرا رب بہت ہی دعائیں سننے
والا ہے۔

بائیبل کے بیان کے مطابق حضرت اسمٰعیل کی پیدائش کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ۸۶ برس تھی اور حضرت اسحاق کی پیدائش کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ۱۰۰ سال تھی۔

اسماعیل دو لفظوں سے مرکب ہے اسمع اور ایل سے عبرانی زبان میں ایل اللہ کا مترادف ہے۔ عربی کے اسمع اور عبرانی کے شماع کے معنی سُن کے ہیں۔ حضرت اسمٰعیل کی ولادت خدا تعالیٰ کی صفت سمیع کے مطابق ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی دعا سن لی۔ اس لئے ان کا نام اسمٰعیل رکھا گیا عبرانی میں اس کا تلفظ شمع ایل ہے۔

(۲)

حضرت ہاجرہ کے ہاں حضرت اسمٰعیلؑ کی ولادت حضرت سارہ پر بہت ہی شاق گزری۔ سارہ آپ کی پہلی اور بڑی بیوی تھی۔ حضرت سارہ نے حضرت ابراہیمؑ سے اصرار کیا کہ حضرت ہاجرہ اور اس کے بیٹے اسمٰعیلؑ کو گھر سے نکال دو اور ان کو علیحدہ کردو۔ حضرت ابراہیمؑ کو اس صورت حال سے بہت رنج ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو کہا:۔

"رنجیدہ مت ہو اور اس بات
کو بُرا نہ جان بلکہ جیسے سارہ کہتی
ہے ویسے ہی کر۔ اسحاق بھی
تیری اولاد ہے مگر مجھے ہاجرہ
کے فرزند اسمٰعیل سے ایک
قوم بنانا ہے۔"
(پیدائش باب ۱)

اس ارشاد ربانی کی تعمیل کے مطابق حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل کو مکہ کے شہر میں لا بسایا۔ اس وقت یہ جگہ بالکل غیر آباد تھی۔ مکہ کی اس وادی میں ان کا مونس دو پہاڑیاں صفا اور مروہ تھیں اور حضرت ابراہیمؑ تھوڑا سا زاد یعنی پانی اور کھجوریں ان کو دے کر واپس روانہ ہو گئے۔ ہاجرہ ان کے پیچھے پیچھے یہ کہتے ہوئے چلیں۔ اور نہایت سوز سے کہا کہ آپ کہاں ہم کو اکیلا چھوڑے جا رہے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ چلتے جا رہے تھے اور خاموش تھے۔ حضرت ہاجرہ نے کہا آپ کچھ تو بولیں۔ کیا خدا نے آپ کو ایسا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے؟ حضرت ابراہیمؑ نے جواباً فرمایا "ہاں"

اس پر ہاجرہ نے کہا۔
"اگر خدا کا حکم ہے تو پھر آپ
بے شک جائیں۔ اللہ ہم کو ضائع
نہیں کرے گا۔ اور پھر واپس
لوٹ آئیں۔"

حضرت ابراہیمؑ کچھ فاصلہ پر رک گئے کعبہ کی جانب رخ کیا اور یہ دعا مانگی۔

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ
ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ
ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ
الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا
الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً
مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ
وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ
(ابراھیم ۳۹)

اے ہمارے رب! میں نے
اپنی اولاد میں سے بعض کو
تیرے معزز گھر کے پاس ایک
ایسی وادی میں جس میں کوئی کھیتی
نہیں ہوتی لا بسایا ہے۔ اے
میرے رب تا وہ عمدگی سے
نماز ادا کریں تو لوگوں کے
دل ان کی طرف جھکا دے اور
انہیں مختلف پھلوں سے
رزق دیتا رہ تاکہ وہ شکر
ادا کرتے رہیں۔

حضرت ہاجرہ چند ایام تک مشکیزہ سے پانی اور تھیلے سے کھجوریں کھاتی اور حضرت اسمٰعیل کو دودھ پلاتی رہیں۔ لیکن اب وہ وقت آگیا کہ نہ پانی رہا نہ کھجوریں اب طبعاً حضرت ہاجرہ کو فکر دامنگیر ہوا۔ کہ اس بے آب وگیاہ جگہ میں اب ہمارا کیا ہوگا۔ ماں اپنی مامتا کی وجہ سے اپنے بیٹے اسمٰعیل کو کیسے پیاسا دیکھ سکتی تھی۔ حضرت ہاجرہ بڑی بے تابی سے دائیں اور بائیں ادھر اور ادھر پانی کی تلاش میں پھرتی ہیں۔ آپ صفا اور مروہ پہاڑی پر چکر لگاتی ہیں۔ اور ساتھ ساتھ دعا کرتی جاتی ہیں۔ مگر نہ تو وہاں پانی ملتا ہے اور نہ ہی کوئی آدمی جو ان کی اس تکلیف میں مدد کر سکے۔ انتہائی کرب کی حالت میں جب آپ ساتواں چکر لگا رہی تھی تو آپ کو آواز سنائی دیتی ہے۔

"اے ہاجرہ اللہ نے تیری اور تیرے بچے
کی آواز سن لی۔"

اس غیبی اور پُر شوکت آواز کو سن کر وہ اپنے بچہ اسمٰعیل کے پاس پہنچتی ہیں۔ اور دیکھتی ہیں کہ ایک فرشتہ اپنے پاؤں کی ایڑی کو زمین پر اس طرح مار رہا تھا جس طرح وہ زمین کو کھود رہا ہے۔ نیز دیکھتی ہیں کہ ایک چشمہ سے پانی باہر آرہا ہے۔ اس منظر کو دیکھ کر انتہائی خوش ہوتی ہیں۔ آپ فوراً اپنے بچہ اسمٰعیل کو پانی پلاتی ہیں اور چشمہ کے ارد گرد پتھروں کی ایک دیوار بنا دیتی ہیں تاکہ پانی ضائع نہ ہو حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"خدا ہاجرہ پر رحم کرے
اگر وہ اس پانی کو نہ روکتی۔
تو وہ ایک بہنے والا چشمہ
ہو جاتا۔"

حج میں صفا اور مروہ کے درمیان جو سعی کی جاتی ہے وہ حضرت ہاجرہ ہی کی یادگار ہے۔ اور اس چشمہ کا نام زمزم ہے۔ اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس کے پانی کا ذائقہ بین الملح والعذب ہے یعنی یہ پانی نہ تو شیریں ہے اور نہ ہی نمکین بلکہ درمیانی حیثیت کا ہے۔

(۳)

زمزم چشمہ نے اس علاقہ میں آبادی کی صورت پیدا کر دی۔ مکہ شہر کی طرف لوگوں نے رُخ کرنا شروع کر دیا۔ سب سے پہلے قبیلہ جرہم نے یہاں حضرت ہاجرہ کی اجازت سے ڈیرہ لگایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ میں حضرت ہاجرہ اور اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کو آباد کرنے کے بعد کبھی کبھار آیا کرتے تھے۔ اور اپنے اس گھرانہ کی نگہداشت کرتے رہتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام چار دفعہ مکہ میں اس جگہ تشریف لائے۔ آپ تیسری دفعہ تشریف لائے تو حضرت ہاجرہ کی وفات ہو چکی تھی۔ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی شادی قبیلہ جرہم کی ایک لڑکی سے ہو چکی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ایک رویا کی بناء پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو کہا۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَہُ السَّعْیَ
قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی
الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ
فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ
قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا
تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ
اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ
الصّٰبِرِیْنَ ۝ فَلَمَّآ
اَسْلَمَا وَتَلَّہٗ لِلْجَبِیْنِ
وَنَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰھِیْمُ
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا
اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی
الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّ ھٰذَا
لَھُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۝
وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝
وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ
(الصّٰفّٰت)

پھر جب وہ لڑکا اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے بیٹے میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس تو فیصلہ کر اس میں تیری کیا رائے ہے بیٹے نے کہا اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔ پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہو گئے۔ اور باپ نے رضامندی ظاہر کرنے والے بیٹے کو ماتھے کے بل گرا لیا۔ اور ہم نے ابراہیمؑ کو پکار کر کہا۔ اے ابراہیم تو رویا پوری کر چکا۔ ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

یقیناً ایک کھلی کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے اسے (یعنی اسمٰعیلؑ) کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ دے دیا اور بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں نہ یہ کہ میں نے بیٹے کو ذبح کر دیا ہے۔ قرآنی آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس خواب کا مطلب یہی سمجھے تھے کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر دیں اسی لئے وہ بالکل تیار ہو گئے۔ قرآن کریم کے انداز بیان اور جن الفاظ کا انتخاب اس واقعہ کے اظہار میں کیا گیا ہے اس کی بناء پر ہی مفسرین نے ان آیات کی تشریحات میں اس واقعہ کو جس انداز سے پیش کیا ہے اس کی کیفیت کو بیان بھی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ابراہیم اس رؤیا سے مقصد یہ نہیں ہے کہ تم بیٹے کو ذبح کر دو۔ تمہارے لڑکے کی جان لینی مطلوب نہیں ہے۔ تو نے اس رؤیا کو پورا کر دیا۔ اب اسمٰعیل کو چھوڑ کر اس کی جگہ ایک مینڈھا لے کر خدا کے راستہ میں قربان کر دے کہ ظاہر میں اس کی یہی علامت ہے۔ لیکن خواب کا جو حقیقی منشاء ہے وہ اور طرح پورا ہوا (تفسیر ابن جریر)

اس کی یادگار کے طور پر مسلمانوں میں حج کی مبارک تقریب پر قربانی کی رسم قائم ہوئی۔ جو نسلاً بعد نسل جاری و ساری ہے ہجرت کے دوسرے سال میں عید الاضحیہ کا آغاز ہوا۔ اور یہ قربانی دراصل حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی یاد میں ہر سال صاحب استطاعت مسلمان کرتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی خواب دور رس نتائج کی حامل تھی۔ خدا تعالیٰ نے انسانی قربانی کی جگہ جانور کی قربانی کا ارشاد فرمایا جس سے یہ بتلانا مقصود تھا کہ اس ظاہری قربانی کا مقصد تعمیری ہے۔ خواہش بغیر قربانی اور جذبہ ایثار کے ترقی اور عروج حاصل نہیں کر سکتیں اور قربانی کے بغیر تزکیہ نفس اور تقوےٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ ورنہ قربانی کا گوشت اور خون خدا کو نہیں پہنچتا بلکہ تقوےٰ کا جذبہ اس تک پہنچتا ہے۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا
وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ
یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ
(الحج)

آج کے الحادی زمانہ میں بعض طبائع قربانی کے خلاف ہیں اور اسے اقتصادی لحاظ سے غلط قرار دیتے ہیں۔ ایسے شخص کے لئے جاننا ضروری ہے کہ قربانی کے ارشاد کی بنیاد قرآن کریم نے رکھی ہے اور اس بنیاد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مبارکہ نے زندہ کیا اور آپ کے ارشادات نے اس کو مستحکم فرمایا۔ ایک دفعہ صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے دریافت فرمایا۔

مَا ھٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ؟
قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ
اِبْرَاھِیْمَ قَالُوْا فَمَا
لَنَا فِیْھَا یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ
حَسَنَۃٌ

یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں آپؐ نے فرمایا تمہارے بزرگ باپ ابراہیمؑ کی یہ سنت ہے۔ اس پر صحابہؓ نے عرض کی تو ہمارے لئے اس میں کیا اجر ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ قربانی کے جسم کے ہر بال کا عوض ایک نیکی ہے

—(۵)—

حضرت ابراہیم علیہ السلام چوتھی دفعہ جب مکہ میں تشریف لائے تو باپ اور بیٹے نے مل کر بیت اللہ کی تعمیر کا آغاز خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا قرآن کریم میں اس کا ذکر یوں آتا ہے

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ
مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی
لِّلْعٰلَمِیْنَ
(سورۃ آل عمران)

بے شک سب سے پہلا وہ گھر جو لوگوں کے لئے خدا کی یاد کے لئے بنایا گیا وہ وہی ہے جو وادی مکہ میں ہے جو برکت دیا گیا ہے اور ہدایت کا باعث ہے سارے جہان کے لئے

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ
الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ
وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اور یاد کر جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔ اس وقت وہ اللہ سے دعائیں کرتے تھے کہ اے ہمارے رب تو ہماری طرف سے اس خدمت کو قبول کر یقیناً تو بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا

مکہ میں زمزم چشمہ پھوٹنے کی وجہ سے سب سے پہلا قبیلہ جو آباد ہوا وہ قبیلہ جرہم تھا۔ اس قبیلہ کے رئیس اعظم مضاض بن عمرو کی لڑکی سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی شادی ہوئی۔ آپ کے بارہ بیٹے ہوئے جن کے نام تورات میں یوں مذکور ہیں۔

بنایوت۔ قیدار۔ ادبئیل۔
میسام۔ مشماع۔ دوما۔ مسا۔
حدد۔ تیما۔ یطور۔ نفیس۔
قدمہ۔ (پیدائش باب ۲۵)

اہل عرب زیادہ تر قیدار بن اسمٰعیل کی اولاد ہیں اور قبیلہ قریش قیدار کی نسل سے ہیں۔ جب تک حضرت اسمٰعیل علیہ السلام زندہ رہے۔ آپ ہی کعبہ کے متولی تھے۔ قرآن مجید نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے اوصاف کا ذکر یوں کیا ہے۔

وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ
اِسْمٰعِیْلَ اِنَّہٗ کَانَ
صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ
رَسُوْلًا نَّبِیًّا وَکَانَ
یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ
وَالزَّکٰوۃِ وَکَانَ عِنْدَ
رَبِّہٖ مَرْضِیًّا (مریم)

اور یاد کر کتاب میں اسمٰعیل کو وہ وعدہ کا سچا تھا اور رسول اور نبی تھا اور حکم کیا کرتا تھا اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کا اور وہ اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھا۔

آپ کی عمر ۱۳۶ سال کی ہوئی۔ آپ کی اولاد اور نسل کا سلسلہ بہت وسیع تھا۔ عرب مورخین کے نزدیک آپ کی قبر مکہ معظمہ میں ہی ہے۔ (طبری جلد ۱)

اور بعض کہتے ہیں آپ کی قبر فلسطین میں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخر سچائی پھیلے گی اور پاک تبدیلی ہوگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اگر یہ سوال ہو کہ تم نے آ کر کیا بنایا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ دنیا کو خود معلوم ہو جائے گا کہ کیا بنایا۔ ہاں اتنا ہم ضرور کہتے ہیں کہ لوگ آ کر ہمارے پاس گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ ان میں انکسار اور فروتنی پیدا ہوتی ہے۔ اور رذائل دور ہو کر اخلاقِ فاضلہ آنے لگتے ہیں اور سبزہ کی طرح آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں اور اپنے اخلاق و عادات میں ترقی کرنے لگتے ہیں۔ انسان ایک دم میں ہی ترقی نہیں کر لیتا بلکہ دنیا میں قانونِ قدرت یہی ہے کہ ہر شے تدریجی طور پر ترقی کرتی ہے۔ اس سلسلہ سے باہر کوئی شے ہو نہیں سکتی۔ ہاں ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ آخر سچائی پھیلے گی اور پاک تبدیلی ہوگی۔ یہ میرا کام نہیں ہے بلکہ خدا کا کام ہے۔ اس نے ارادہ کیا ہے کہ پاکیزگی پھیلے۔ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی ہے اور اسے ایک کیڑا لگا ہوا ہے۔ پوست ہی پوست باقی ہے اور مغز نہیں رہا۔ مگر خدا نے چاہا ہے کہ انسان پاک ہو جاوے اور اس پر کوئی داغ نہ رہے۔ اسی واسطے اس نے محض اپنے فضل سے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۷۸، ۲۷۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرانکفورٹ میں اسلام پر کانفرنس

(مکرم منصور احمد خانصاحب مبلّغ انچارج مغربی جرمنی)

ایک سال سے زائد مدت سے عالم اسلام میں ایسی غیر معمولی تبدیلیاں رونما ہوئیں جس کے نتیجہ میں بعض اسلامی ممالک کا سیاسی ڈھانچہ اور نظام حکومت ایک مکمل انقلاب کا شکار ہوگیا۔ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی حکومتیں انقلاب کی زد میں آتی رہی ہیں لیکن ایک زائد امر جو ان اسلامی ممالک میں رونما ہونے والے انقلاب میں نظر آتا ہے وہ نئے قائم ہونے والے نظام کی اسلام کے ساتھ وابستگی اور اسلامی نظام کو زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنانے کا دعویٰ ہے۔

مغربی دنیا میں جن کے بہت سے اقتصادی مفادات ان ممالک سے وابستہ تھے ایسے انقلاب کے خلاف جس کے نتیجہ میں ان مفادات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا شدید ردّ عمل پیدا ہوا۔ اس پر مستزاد یہ کہ چونکہ یہ انقلاب اسلام کے نام پر اور اسلامی اصلاحات رائج کرنے کے دعویٰ کے ساتھ وابستہ تھا اس کے نتیجہ میں مغرب کے ذرائع ابلاغ نے ان ممالک میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کو ہدفِ تنقید بنانے کے ساتھ ساتھ اسلام اور اسلامی تعلیم کی ایسی تصویر پیش کرنا شروع کی جس کا حقیقی اسلام سے دُور کا بھی تعلق نہیں تھا چنانچہ جس قدر اس سال کے دوران اسلام کے بارے میں مغرب کے پریس اور دیگر ابلاغ ذرائع ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ میں لکھا اور کہا گیا اس کی مثال پچھلے ۲۵-۲۰ سال میں نہیں ملتی۔ اس صورت حال میں مغربی یورپ میں بسنے والی پبلک جو پہلے ہی اسلام کے بارے میں متعدد غلط فہمیوں کا شکار تھی کے سامنے اسلامی قانون، اسلامی حکومت، اسلامی معاشرہ، اسلامی تعزیر و سزا، اسلام میں عورت کا مقام وغیرہ وغیرہ کے بارے میں ایسی غلط معلومات مہیا کی گئیں جو ان کو اسلام سے بہت دُور لے جانے والی تھیں۔

مغربی جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں قائم احمدیہ مشنز نے اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلام کے موضوع پر دو کانفرنسوں کے انعقاد کا فیصلہ کیا جو پروگرام کے مطابق بالترتیب زیورک اور فرانکفرٹ میں منعقد ہونا قرار پائی۔ اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے دونوں مشنز نے مل کر منصوبہ تیار کیا اور اس کے تمام پہلوؤں کی تفاصیل طے کیں۔ ہر دو مشنز کو اس سلسلہ میں مکرم ہدایت اللہ ہبشی صاحب فرانکفورٹ اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کا مسلسل تعاون بھی حاصل رہا۔ نیز اس کانفرنس کی تیاری کے دوران مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر جو یورپ کے دَورہ پر تشریف لائے تھے کی رہنمائی بھی حاصل رہی۔ کانفرنس کا منصوبہ تیار کرکے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض منظوری اور رہنمائی ارسال کیا گیا حضور نے نہ صرف اس کو منظور فرمایا بلکہ کانفرنس کے مضامین کے لئے مرکز سے علمائے سلسلہ سے مواد تیار کروا کر ارسال کرنے کا اہتمام بھی فرمایا۔ منصوبہ کے مطابق کانفرنس میں پڑھے جانے کیلئے درج ذیل موضوع منتخب کئے گئے۔

۱۔ اسلامی ریاست
۲۔ اسلامی معاشرہ
۳۔ اسلام کا معاشی نظام
۴۔ اسلام میں عورت کا مقام

اوّل الذکر موضوع کے لئے سلسلہ عالیہ کے ممتاز بزرگ اور مشہور عالمی شخصیت محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں درخواست کی گئی جو آپ نے قبول فرمائی۔ باقی مواضیع کے لئے بالترتیب ہدایت اللہ ہبشی صاحب جرمنی شیخ ناصر احمد صاحب زیورک اور عبدالسلام میڈسن صاحب کوپن ہیگن کو مضامین پڑھنے کی درخواست کی گئی۔ کانفرنس کے انعقاد کے لئے زیورک اور فرانکفورٹ میں بالترتیب ۲۸ ستمبر اور ۳۰ ستمبر کے دن مقرر ہوئے۔ تمام مقررین حضرات نے زیورک کانفرنس سے خطاب کرکے فرانکفورٹ کی کانفرنس میں شامل ہونا تھا اور اپنے مضامین دونوں مقامات پر پڑھنے تھے۔

مغربی ممالک میں کسی ایسی کانفرنس کے لئے جس میں پبلک کو دعوت دینا مقصود ہو اس کے مناسب حال پبلسٹی کرنا ضروری ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کام کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا سب سے اوّل پریس سے ایک پریس ریلیز کے ذریعہ رابطہ کیا گیا جس میں کانفرنس کے انعقاد کی خبر اور اس کا پس منظر بیان کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں فرانکفورٹ کے دو بڑے اخبارات نے جن کی اشاعت ملک بھر میں ہے اس کانفرنس کے انعقاد کی خبر شائع کی۔

ان تمام افراد کو جن کا کسی مرحلہ پر مسجد سے رابطہ ہوا تھا اور جن کے ایڈریس ہمارے پاس موجود تھے انفرادی دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ نیز شہر کی ممتاز شخصیات اور سفارت خانوں، ججوں اور فرانکفورٹ کے علاوہ پانچ قریبی یونیورسٹیوں کے چنندہ پروفیسران کو علیحدہ دعوت نامے ارسال کئے گئے جس میں کانفرنس اور اس میں خطاب کرنے والی شخصیات کا تعارف بھی کروا گیا تھا۔ شہر میں تمام اسکولوں کے تھیالوجی کے ٹیچرز کو مختلف رنگ میں دعوت دی گئی۔ نیز تمام چرچ آرگنائزیشنز کو بھی علیحدہ دعوت نامے ارسال کئے گئے۔

پبلک سے رابطہ کرنے کی غرض سے تمام شہر میں مقررہ جگہوں پر ایک ایجنسی کے ذریعہ بڑے سائز کے خوبصورت پوسٹر چسپاں کئے گئے۔ پوسٹر چسپاں کرنے کے لئے شہر کی انتظامیہ کی طرف سے مخصوص جگہیں بنائی گئی ہیں جو پبلک سے رابطہ کرنے کے لئے ایک بہت مؤثر ذریعہ ہے۔ کانفرنس سے قبل مسلسل دس روز کے لئے تمام شہر میں سات سو پوسٹر پبلک مقامات پر چسپاں رہے اور ان کی وجہ سے کئی روز تک معلومات حاصل کرنے والوں کے ٹیلیفونوں کا سلسلہ جاری رہا۔ کانفرنس سے دو روز قبل شہر کے پانچ اخبارات میں کانفرنس کا اشتہار دیا گیا۔ نیز دو روز تک کئی ہزار اشتہار احمدی خدام نے شہر کے مختلف علاقوں میں تقسیم کئے کانفرنس کے انعقاد کے لئے فرانکفورٹ کے ایک مشہور میوزیم جو یونیورسٹی سے ملحق ہے میں واقع ایک ہال حاصل کیا گیا جس میں تین صد نشستوں کی گنجائش ہے۔ چونکہ کانفرنس کے انعقاد کی غرض جرمن پبلک کو اسلام کا پیغام پہنچانا تھا اس لئے جگہ کی گنجائش کے پیش نظر جماعت کے تمام احباب کی خدمت میں یہ گذارش کی گئی کہ وہ کانفرنس کے آغاز کے وقت تشریف نہ لاویں تاکہ مدعوین کو جگہ حاصل کرنے میں دقت نہ ہو۔ چنانچہ تمام احباب نے اس ڈسپلن کا مظاہرہ کیا اور کانفرنس کے آغاز سے آدھ گھنٹہ کے بعد احباب جماعت ہال میں تشریف لائے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی سرکردگی میں مہمانوں کے استقبال کا انتظام تھا جن کے ہمراہ دیگر خدام تعاون کے لئے حاضر تھے۔ ہال کے بیرونی حصہ میں سلسلہ کے لٹریچر اور اسلام کے بارے میں کتب رکھی گئیں تاکہ شائقین یہ کتب حاصل کر سکیں۔ ہر ایک نشست پر ایک کتابچہ احمدیت کے تعارف پر مشتمل رکھا گیا تاکہ کانفرنس شروع ہونے سے قبل حاضرین سے جماعت کا تعارف ہو جائے۔ وقت مقررہ پر تمام مقررین ہال میں تشریف لائے۔ کانفرنس کے آغاز تک اکثر نشستیں پُر ہو چکی تھیں۔ سامنے کی قطار خاص معزز مہمانوں کے لئے ریزرو رکھی گئی جن میں پاکستان کے سفیر جو بوجہ عدیم الفرصت ہونے کے تشریف نہ لا سکے کے نمائندہ خاص سفارت خانہ کے Counsellor بھی شامل ہیں۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر جرمن نو مسلم نے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ کانفرنس کا آغاز کیا جس کے بعد خاکسار نے حاضرین کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ کانفرنس کا تعارف کروایا جس کے بعد مکرم ہدایت اللہ ہبشی صاحب محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب، مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اور مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن نے بالترتیب 'اسلامی معاشرہ' 'اسلامی ریاست' 'اسلام کا معاشی نظام' اور اسلام میں عورت کے مقام' پر اپنے مضامین پڑھے۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب انگریزی زبان میں تھا جس کا جرمن ترجمہ شائع کرکے ساتھ ہی سامعین کو مہیا کر دیا گیا۔ سامعین کی اکثریت نے توجہ اور دلچسپی سے تمام مضامین کو سُنا۔ محتاط گنتی کے مطابق احمدی احباب کے علاوہ ۲۸۰ حاضرین نے اس میں شرکت کی۔ جن کی اکثریت جرمن تھی۔ ۴۰-۳۰ افراد امریکہ و یورپ کے دیگر ممالک یا بعض اسلامی ممالک سے تعلق رکھتے تھے۔ حاضرین میں جہاں بڑی عمر کے عورتیں و مرد شامل تھے وہاں اکثریت نوجوان طبقہ سے تعلق رکھتی تھی۔ نیز زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس میں شرکت کی جن میں ڈاکٹر، پروفیسر، سرکاری ملازم، رائٹرز اور پادری صاحبان شامل ہیں۔

تقاریر کے بعد حاضرین کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا جس میں بہت دلچسپی لی گئی۔ اکثر سوالات کا مرکز اسلامی تعلیم اور دنیا میں مختلف ممالک میں جس طرح اسلام پر عمل کیا جا رہا ہے کے موازنہ سے تھا۔ بہت سے سوالات براہ راست احمدیت اور

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی عظیم الشان مہم میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھنے والا مطالبہ

سادہ زندگی

بہر انساں دوستو نعمت ہے سادہ زندگی ٭ باعث خوشحالی و راحت ہے سادہ زندگی
سادہ پوشی سادہ خوری میں نہاں ہیں برکتیں ٭ اپنے ملک و قوم کی دولت ہے سادہ زندگی
سرورِ کونین کو بھی سادگی مرغوب تھی ٭ ہوگیا ہم پر عیاں رحمت ہے سادہ زندگی
آپ کے اصحاب بھی تھے خوگرِ سادہ روی ٭ اصل میں انساں کی فطرت ہے سادہ زندگی
ہم نے سادہ زندگی کی برکتیں خود دیکھ لیں ٭ بہرِ دینِ مصطفیٰ دعوت ہے سادہ زندگی
سادہ طرزِ زندگی ہے دائمی فصلِ بہار ٭ باغِ ملت کیلئے رحمت ہے سادہ زندگی

آئیے شبیر ہم اُٹھیں بعزمِ استوار
آج ہی سے ہم کریں گے سادگی کو اختیار

(شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۴/۹/۷۹ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں میرے لڑکے عزیزم طارق محمود صاحب ایس ڈی او واپڈا کا نکاح ہمراہ عزیزہ نائلہ سلام مبلغ اکیس ہزار حق مہر پر مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا اور حضور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت دعا میں شرکت فرمائی۔ عزیزہ موصوفہ شاعرِ احمدیت جناب عبدالسلام صاحب اختر کی لڑکی اور سلسلہ کے بزرگ علی محمد صاحب بی ٹی کی پوتی ہیں۔

دوسرا نکاح آفتاب احمد صاحب ایم۔ ایس سی ہمراہ میری لڑکی عزیزہ شہناز پروین مبلغ اکیس ہزار حق مہر پر مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اسی پہلے نکاح کے ساتھ پڑھا۔
احباب اور بزرگانِ سلسلہ اِن دونوں نکاحوں کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالعزیز۔ امیر جماعت احمدیہ۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

ولادت

میری ہمشیرہ محترمہ منصورہ ملک کو نواب شاہ میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک منصور احمد صاحب کا بیٹا، ملک عبدالرحمٰن صاحب کا پوتا اور ملک بشیر علی صاحب کنجاہی مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے نیک اور احمدیت کا خادم بنائے۔
آمین — ملک محمد حمید افضل کنجاہی
(پنجاب یونیورسٹی۔ لاء کالج)
دار الرحمت غربی۔ ربوہ

بچوں کی مٹی کھانے کی عادت
کو دور کرنے والی دوا **بے بی ٹانک** (BABY TONIC) کے نرخ فی شیشی -/۴ روپے۔ فی درجن -/۳۶۔ فی گراس ۴۰۳/۲۰ روپے علاوہ بونس۔
مکمل لٹریچر -/۵۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مُفت منگوائیے۔
کیوٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۷۰۶

درخواستِ دُعا

عزیزم بشالت حیات ولد چوہدری خضر حیات مانگٹ بعمر تقریباً ۲ سال تین ماہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین (محمد حیات مانگٹ نمبردار اونچے مانگٹ۔ حافظ آباد)

سائٹ پلان سنی پارک

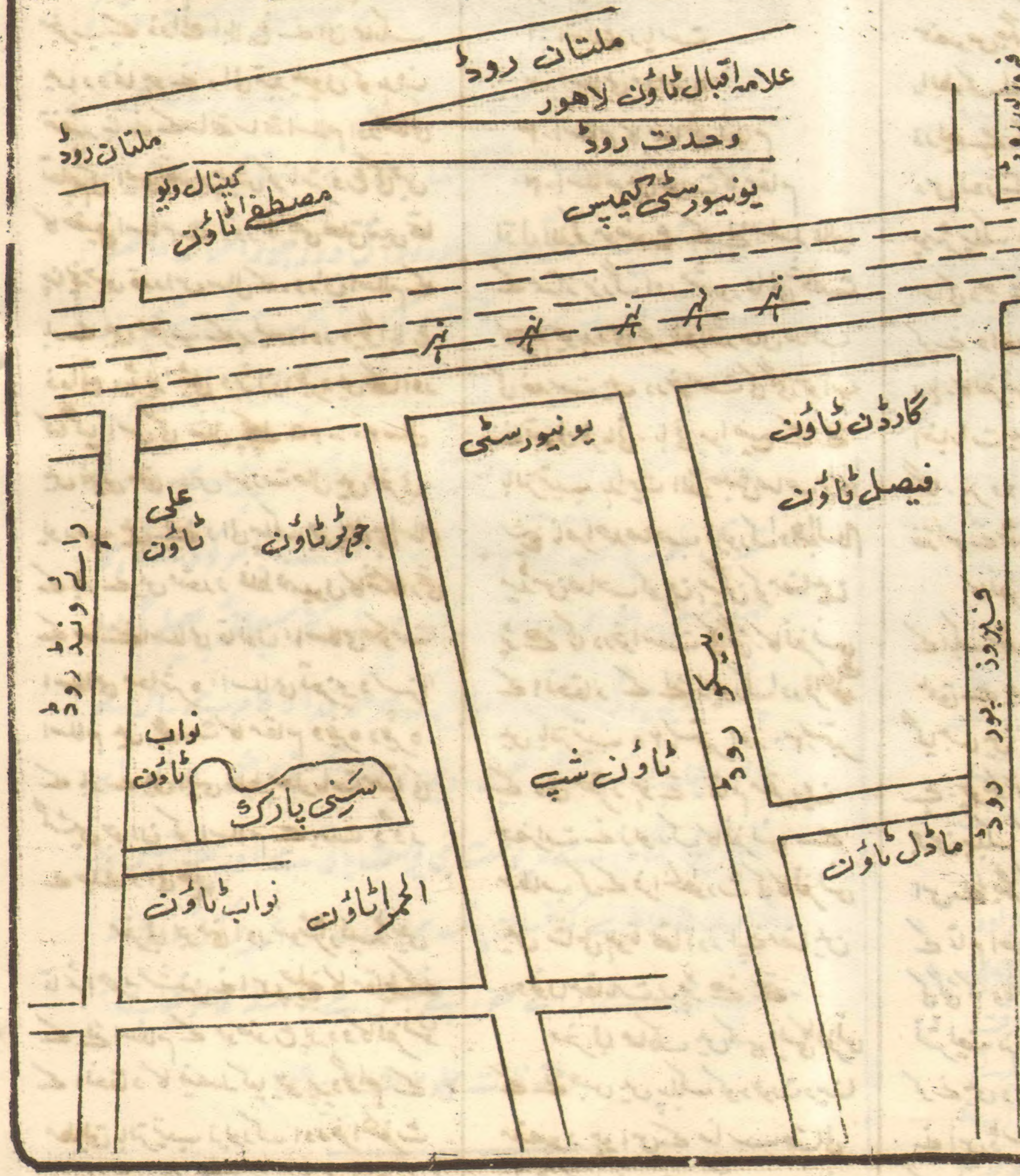

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم
احمدی بھائیوں کیلئے مخصوص بلاک
بکنگ جاری ہے
اور خاص رعایت

سنی پارک

خصوصیات:
لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہر منصوبہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ۱۰ مرلے، ۱۶ مرلے، ایک کنال، ۲ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقہ، وسیع چلڈرن پارک۔ طبی و تعلیمی سہولتوں کیلئے سکول ہسپتال۔ مسجد، مہذب ماحول، وسیع و عریض شاپنگ مرکز۔ ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں۔ ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔
محلِ وقوع — مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے ۲ میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔
مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس حاصل کریں (رابطہ کے لئے فون ۶۱۶ ۴۱۲۳) ایک تا ۴ بجے۔ جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہے گا۔
گل ہاؤسنگ پراجیکٹ خالد ہاؤس بالمقابل گرینڈ بیٹری
ملتان روڈ لاہور

سعید رُوحیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء"

(تذکرہ طبع دوم ص۵۰)

اللہ تعالیٰ سعید روحوں کے دل میں الہام کرے گا جو ہمیشہ حضور کی آمد کے مشن یعنی اعلائے کلمۃ اللہ دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کرنے اور اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے ہر قسم کی مدد کے لئے کمربستہ رہیں گی۔ یہ سعید روحیں دنیا میں ہوتے ہوئے دنیا میں نہیں ہوتیں۔ اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی فردیات کو خدا کے سپرد کرتے ہوئے خدا کے منشاء کے مطابق اور اس کے فضل سے اپنا سب کچھ قربان کر کے اس راہ میں پیش کر دیتی ہیں۔ اُن کے ایثار و قربانی اور فدائیت کے اس جذبے کو دیکھ کر دنیا محوِ حیرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے انہیں عظیم الشان کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

ان خوش بخت فدائیوں کو اپنی اس سعادت پر اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا چاہیئے جنہیں محض اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ نے اس خوش نصیب گروہ میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے اور یہ دُعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کی اولاد کو بھی ہمیشہ اس رنگ میں رنگین اور اسی نعمت سے مالا مال رکھے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

وقفِ جدید کا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقفِ جدید کا کام چلانے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے۔ جماعتیں اس کے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں"۔

وقفِ جدید کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے جس کو صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔

براہِ مہربانی تمام احباب اور جماعتیں اپنا چندہ وقفِ جدید حتی المقدور اضافہ کے ساتھ ۳۱ دسمبر سے قبل ہی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا کے عنداللہ ماجور ہوں۔ بالغان اور اطفال کی اسم وار تفصیلات براہِ راست دفتر ہذا کو بھجوائی جائیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

٭ ۳ ماہ سے بستر علالت پر ہوں چلنے پھرنے سے قاصر ہوں۔ عنقریب دوبارہ امریکن ہسپتال گلبرگ لاہور معائنہ اور علاج کے لئے جانا ہے۔ احباب جماعت دُعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور طویل ابتلا ختم ہو کر صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی زعیم انصار اللہ منڈی مریدکے)

٭ خاکسار کی بڑی بھتیجی عزیزی نیر صبا کو یرقان ہو گیا ہے کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

٭ ہمارے یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ اسٹیشن روڈ برانچ حیدرآباد کے ایم شاہد صدیقی بی۔اے کی صاحبزادی عزیزی شازیہ کا راجپوتانہ ہسپتال میں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

٭ خاکسار کے والد صاحب مکرم مرزا مبارک احمد صاحب تیسری بار دل کے عارضہ سے شفایاب ہو کر ہسپتال سے گھر آنے والے ہیں مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔

٭ خاکسار کے ایک امتحان کا عنقریب نتیجہ آرہا ہے اور اس کے بعد ایک امتحان منعقد ہو رہا ہے۔ خاکسار اور دیگر تمام طلباء و طالبات کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(مرزا مظفر احمد ایم۔اے ایل ایل بی سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد)

٭ خاکسار ان دنوں بعض وجوہات کی بناء پر سخت پریشان ہے۔ پریشانی دور ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(محمد ارشد کاتب ربوہ)

بقیہ اداریہ از ص۲

جانے سے روکیں اور انہیں اس سعادت عظمیٰ کے حصول سے محروم کرنے کا موجب بنیں کچھ کم وعید سے نہیں ڈرایا۔

بہرحال حج بیت اللہ ایسی تعشق باللہ کی آئینہ دار عبادت، بشرطیکہ اسے کامل انقطاع کے رنگ میں خلوص نیت سے بجا لایا جائے بے انداز عظمت و اہمیت، عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات کی حامل ہے۔ چونکہ یہ عبادت مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا کی شرط کے ساتھ مشروط ہے۔ اسی لئے اگر درمیان میں روکیں کھڑی کر دی جائیں اور کسی کے لئے وہاں جانا ممکن نہ رہے اور اس کی تڑپ سچی اور نیت و ارادہ خالص ہو تو ایسا شخص خدا کی نگاہ میں اس کی برکات اور تاثیراتِ قدسیہ سے محروم نہیں۔

نظامِ وصیّت

کے بارے میں

نہایت ضروری اعلان

احباب جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے قائم کردہ "نظامِ وصیّت" میں وصیّت سے ہرگز ہرگز وہ وصیّت مراد نہیں جو وصیّت ہوتی ہی بیماری میں ہے یا موت کے آثار ظاہر ہونے پر کی جاتی ہے اور جس کا ذکر قرآن کریم سورۃ البقرہ آیت ۱۸۱ میں ہے۔

ہمارے "نظامِ وصیّت" میں مرض الموت کی وصیّت قبول نہیں کی جاتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ بہترین صدقہ یعنی صدق اور اخلاص پر مبنی بہترین مالی قربانی وہ ہے جو تم اس وقت پیش کرو جبکہ تم تندرست ہو۔ اُس مال کی تمہیں خود ضرورت ہو جس کے استعمال سے تمہیں مالی خوشحالی کی اُمید ہو اور جس کی کمی سے تنگدستی کا اندیشہ ہو۔ (حدیث نبوی)

ہمارے "نظامِ وصیّت" میں وصیّت اسی قسم کی اعلیٰ درجے کی مالی قربانی ہے اور یہ نظامِ وصیّت جماعت احمدیہ کے "صادق، کامل الایمان.... اعلیٰ درجے کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسروں سے ممتاز (منقول از رسالہ الوصیّت) قربانی کرنے والے تقویٰ شعار اور مخلص مجاہدین کو جمع کرنے کے لئے ہے۔

پس اگر کوئی وصیّت کنندہ بیماری کی حالت میں وصیّت لکھے تو اس کی اطلاع مرکز کو دینا امراء کرام، صدر صاحبان جماعت اور سیکرٹریانِ وصایا بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے جس میں ہرگز کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ از صفحہ ۵)

کے باقی مسلمانوں سے فرق کے رموز پر ہوئے۔ اکثر سوالات کا جواب محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے دیا جس کا ترجمہ ساتھ ساتھ مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب جرمن زبان میں دہراتے رہے۔ محترم چوہدری صاحب نے کمال خوبی سے اسلامی قانون تعزیر و سزا اور اسلام میں اللہ تعالیٰ سے تعلق اور نجات کے بارے میں جامع جوابات دیئے۔ یہ اجلاس چار بجے شروع ہو کر سوا آٹھ بجے اختتام پذیر ہوا۔ جبکہ ابھی بہت سے لوگ مزید سوالات کرنے کے لئے تیار تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کانفرنس بہت کامیاب رہی اور حاضرین پر یہ امر واضح ہو گیا کہ اسلام وہ نہیں ہے جو عام اذہان میں پایا جاتا ہے بلکہ اسلام کا خوبصورت چہرہ اور اس کی حسین تعلیم تمام انسانوں کے لئے ایک رحمت ہے اور اسی میں انسانیت کی نجات ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے اور جرمن قوم کی سعید روحوں کو حق کو قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اجتماع انصار اللہ میں اختتامی خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

کو پڑھنے اور جاننے والے ہوں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی تفسیر پائی جاتی ہے اور پھر وہ اس پیاری تفسیر کو ہر احمدی کے کان تک پہنچانے والے ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ تفسیریں دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ جو کہ خود خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی، دوسرے وہ جو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور کے نتیجہ میں نبی کریمؐ نے خود کی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ ہر بگڑتے ہوئے ماحول میں جب انسان اپنے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو جائے تو انسان کی مدد کے لئے خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن ہی آئے گا۔

حضور نے اپنے اس عظیم پروگرام کے مادی علوم حاصل کرنے کے حصے کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش آیات باری سے بھری ہوئی ہے اس میں یہ حکم چھپا ہوا ہے کہ جن علوم کو دنیوی علوم کہا جاتا ہے اور جن کا تعلق ستاروں، کیمیا، طبیعات، کھانے پینے کی اشیاء اور طب سے ہے ان میں بھی خدا کی آیات نظر آتی ہیں اور ان کو سیکھنا بھی ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

حضور نے پُرشوکت لہجے میں اعلان فرمایا کہ اس لئے آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جماعت میری اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے دنیا پر احسان کرنے کی خاطر اور رسولؐ کی اطاعت کرتے ہوئے دنیوی علوم بھی روحانی نور کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے سیکھنے کی کوشش کرے اور اس دس سال میں یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارا کوئی بچہ بھی میٹرک کی تعلیم سے کم کا نہ ہو۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس کی ذمہ داری امرائے اضلاع، تنظیم انصار اللہ، تنظیم خدام الاحمدیہ اور جماعت پر عائد ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے بعد جو بچے ذہین نکلیں ان کو آگے پڑھانے کی ذمہ دار جماعت ہے تا کہ ہم پر جو خدا نے اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ ہم غریبوں کے گھروں میں ذہین بچے پیدا کر دیئے اور ذہانت سے ہماری جھولیاں بھر دی ہیں ہم ان سے بے اعتنائی کر کے ناشکرے نہ بنیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے پروگرام کا تیسرا حصہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تیسرا حصہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت، اسلام کے حسین اخلاق پر قائم ہو اور اصلاح یافتہ معاشرہ اپنے ماحول میں

پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ حضور نے فرمایا کہ معاشرہ کو برائیوں سے بچانا آپ کی ذمہ داری ہے اور یہ بھی آپ کی ذمہ داری ہے کہ جو کوئی بھی معاشرہ کو برائیوں سے بچانے کی کوشش کرے اس کو آپ کا پورا تعاون حاصل ہو۔ حضور نے اس ضمن میں چند موٹی باتیں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی جھوٹ نہیں بولتا، کسی احمدی کو گالی دینے کی عادت نہیں ہونی چاہیئے، ہر احمدی اپنی بات کا پکا ہو، عہد پورا کرے، جو کہے اس پر عمل کرے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے جماعت کے اندر یا باہر رنجش نہ پیدا ہونے دے۔ کوئی احمدی اپنے احمدی بھائی سے اور نہ دوسرے بھائیوں سے لڑائی جھگڑا کرے۔ اور اگر کوئی اختلاف ہو تو جہاں تک ملکی قانون اس کی اجازت دے اس اختلاف کو جماعتی ثالثی کے ذریعہ دُور کرے۔

حضور نے فرمایا کہ کوشش کرو کہ پیار کے ساتھ دنیا کے دل خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتو۔ اگر تم اب ایسا کرو گے تو خدا کے پیار کو حاصل کر لو گے۔

اور اگر تم خدا کے پیار کو حاصل کر لو گے تو ہر دو جہان کی نعمتیں تمہیں مل جائیں گی پھر کسی چیز کی ضرورت نہیں رہے گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اس سے قبل حضور ایدہ اللہ نے سورۃ انفال کی پانچویں آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سچے مومنوں کی نو صفات بیان فرمائیں۔ حضور نے پہلی صفت یہ بیان فرمائی کہ سچے مومن تقویٰ کے حصول یعنی ایسے اعمال بجا لانے کی کوشش کرتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ اللہ کی امان، حفاظت اور پناہ میں آجائیں۔ دوسری صفت یہ ہے کہ سچے مومن معاشرہ سے گند کی دُور کر کے اصلاح یافتہ معاشرہ بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تیسری صفت یہ ہے کہ ان کی اصلاح کی غرض اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا ہوتی ہے۔ اور چوتھی صفت یہ ہے کہ ان کی اصلاح کی غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نبی کریمؐ کی اطاعت کے چار معنی ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر قرآن کے مطابق اپنی زندگی گزاریں، اس تفسیر کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں، اسوۂ رسولؐ کے حسن اور عظمت سے واقف

ہوں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اجتہاد فرمایا ہے اس کو ہر دوسرے اجتہاد پر فوقیت دیں۔ حضور نے سچے مومن کی پانچویں صفت یہ بتائی کہ جب اس کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جائیں تو اس کا دل خشیت اللہ سے بھر جائے اور چھٹی صفت یہ ہے کہ اللہ کی آیات کا ذکر اس کے ایمان کو بڑھائے۔ حضور نے فرمایا کہ آیات اللہ کا ایک مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہر تخلیق اس کی آیت ہے اور دوسرا مطلب معجزات اور نشانات ہیں جو انسان کو خدا تعالیٰ اپنی طرف راہبری کرنے کے لئے دکھاتا ہے۔ حضور نے مومن کی ساتویں صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سچا مومن صرف اللہ پر توکل کرتا ہے اور باقی ہر شئے کو لاشئے محض سمجھتا ہے۔ مومن کی آٹھویں صفت یہ ہے کہ وہ حقوق اللہ کی ادائیگی اس طرح کرتا ہے کہ اس کے دل میں کوئی کھوٹ اور غیر اللہ کی طرف کوئی رغبت نہیں ہوتی اور نویں صفت سچے مومن کی حضور نے یہ بیان فرمائی کہ وہ اللہ کی مخلوق کے سب حقوق ادا کرنے کیلئے تیار رہتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایسے مومنوں کو اللہ تعالیٰ بڑے بڑے مدارج بخشتا ہے، ان کی بخشش کا سامان کرتا ہے اور ان کو معزز رزق عطا کرتا ہے۔ حضور نے بخشش کے حصول کے تین طریقوں کا بھی ذکر کیا جن میں اوّل دُعا ہے، دوم ہوائے نفس کی یلغار سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہجرت کرنا ہے اور سوم وہ مجاہدہ ہے جو کہ ہر ایسی قوت کے خلاف کیا جاتا ہے جو انسان کو خدا سے دُور لے جاتی ہے۔ حضور نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ ہم سچے مومنوں کی صفات اپنے اندر پیدا کر کے خدائی انعامات کے وارث بنیں۔ آمین ؛

جھلکیاں

(بقیہ صفحہ اول)

اور پونے ایک بجے ختم ہوا۔ یوں حضور نے پچاس منٹ تک خطاب فرمایا۔

• اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم قاری حافظ عاشق حسین صاحب نے کی۔

• تلاوت کے بعد ہفت روزہ "لاہور" کے ایڈیٹر محترم ثاقب زیروی صاحب نے اپنے مخصوص لحن میں اپنی ایک نظم سنائی۔

• حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے آخیر میں فرمایا کہ انصار اللہ کی طرف سے یہ ایک اعلان ہے کہ آپ نے ابھی کھانا بھی کھانا ہے اور نماز بھی پڑھنی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قریباً پندرہ منٹ کے بعد میں مسجد مبارک میں نماز پڑھاؤں گا آپ وہاں آکر نماز پڑھیں اس کے بعد بے فکر ہو کے، آرام کے ساتھ اور خوب چبا چبا کر کھانا کھائیں۔ اس بے تکلفانہ اظہار شفقت پر احباب کے چہرے خوشی و مسرت سے کھل اُٹھے۔

• حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز (جب حضور اپنا تاریخی پروگرام ارشاد فرما رہے تھے) اتنی بلند ہو جاتی رہی کہ مجمع کے آخری سرے پر بیٹھے ہوئے لوگ بھی حضور کے ارشادات بخوبی سن لیتے۔

• حضور ایدہ اللہ نے خطاب کے اختتام پر انصار سے ان کا عہد دہروایا جو کہ تمام انصار نے کھڑے ہو کر دہرایا۔ اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور حسب معمول مسکراتے چہرے کے ساتھ احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہہ کر رخصت ہو گئے۔

• حضور ایدہ اللہ نے تلاوت اور نظم کے بعد اجتماع میں جیتنے والوں میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے ؛

جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے

بہترین، بااعتماد اور محنتی ادارہ جس کا نصب العین دیانت، خدمت اور شرافت ہے۔ وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں۔

راجپوت پراپرٹی ڈیلر

افضل مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah